49836 ـ مرد کا سینہ ستر میں شامل کیوں نہیں حالانکہ یہ عورتوں کے لیے فتنہ کا باعث ہے ؟

سوال

جب لباس کی حکمت ستر پوشی ہے تا کہ نفس خواہش سے محفوظ رہے، تو پھر مرد کا سینہ گھٹنے اور ناف تك کے ستر میں کیوں شامل نہیں کیا گیا، حالانکہ یہ مرد کے جسم کا وہ حصہ ہے جو دوسری جنس کے لیے سب سے زیادہ جاذب نظر ہے.
بعض مشائخ نے مجھے جواب دیا کہ یہ اس لیے ہے کہ عورت چھونے سے متاثر ہوتی ہے، اور مرد دیکھنے سے، تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کیوں منع نہ کیا جب ام مکتوم جن کی نظر نہیں تھی ملنے آئے تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ کے پاس بیٹھی رہیں ؟
اور درج ذیل آیت کیوں نازل ہوئی جس میں بیان ہوا ہے کہ:
اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال میں جو حدیث اور آیت بیان کی گئی ہے اسے صحیح نہیں بیان کیا گیا اس لیے جواب دینے سے قبل اس پر متنبہ کرنا ضروری ہے.

حدیث میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ذکر نہیں، اور پھر یہ حدیث صحیح بھی نہیں ہے.

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اور میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ آپ کے پاس آئے ـ اور یہ پردہ نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے ـ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس سے پردہ کرو، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ اندھا نہیں ہے، ہمیں دیکھ نہیں سکتا، اور نہ ہی ہمیں پہچانتا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو كيا تم دونوں بھی اندھی ہو ؟ كيا تم دونوں اسے نہيں ديكھ رہيں ؟ "

سنن ترمذی حديث نمبر (2778) سنن ابو داود حديث نمبر (4112).

اس حديث كی سند ميں مولی ام سلمہ ہے جو مجھول ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغليل حديث نمبر (1806) ميں اسے ضعيف قرار ديا ہے.

اور سوال ميں جو آيت بيان كی گئی ہے وہ دو آيتوں كے مجموعہ ميں سے ہے:

پہلی آيت يہ ہے:

اے نبی (صلی اللہ عليہ وسلم) اپنی بيويوں اور اپنی بيٹيوں اور مومنوں كی عورتوں سے كہہ ديں كہ وہ اپنے اوپر اپنی چادريں لٹكا ليا كريں، اس سے بہت جلد ان كی پہچان و شناخت ہو جايا كريگی، پھر وہ نہ ستائی جائينگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

دوسری آيت:

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

آپ مومنوں كو كہہ ديں كہ وہ اپنی نظريں نيچی ركھيں، اور اپنی شرمگاہوں كی حفاظت كريں، يہ ان كے ليے زيادہ پاكيزگی كا باعث ہے، لوگ جو كچھ كريں اللہ تعالی اس سب سے خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھی كہيں كہ وہ اپنی نظريں نيچی ركھيں اور اپنی عصمت ميں فرق نہ آنے ديں ... النور (30 - 31).

دوم:

اور رہا مسئلہ اجنبی عورت كا غير محرم مرد كو ديكھنا تو اس كی تفصيل سوال نمبر (49038) كے جواب ميں بيان ہو چكی ہے كہ يہ ايك شرط كے ساتھ جائز ہے كہ وہ شہوت كے ساتھ نہ ہو اور فتنہ كا خدشہ بھی نہ ہو، آپ سوال كے جواب كا مطالعہ كريں.

سوم:

مرد كے ليے گھٹنے سے ليكر ناف تك ستر ہونے كا مطلب اور معنی يہ نہيں كہ كوئی مرد دوسرے مرد كے سامنے اپنا سينہ ظاہر كرتا پھرے، چہ جائيكہ كے عورت كے سامنے ايسا كرے، اگر سينہ ستر ميں شامل نہيں بھی تو اسے ننگا كرنا مروت كے خلاف ہے اور فاسق قسم كے لوگوں كے افعال ميں سے ہے.

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جب کسمباح اور جائز چیز پر کوئی خرابی مرتب ہو رہی ہو تو پھر اس خرابی کی بنا پر اس سے روک دیا جائیگا، اس لیے اگر سینہ ننگا کرنا فتنہ و خرابی کا باعث اور سبب ہو، یا پھر شر و برائی کا دروازہ کھولے تو اس بنا پر مرد اس سے منع کیا جائیگا.

لباس کئی ایك حکمتوں کی بنا پر مشروع کیا گیا ہے، جن میں فطرت کی موافقت، اور زینت و خوبصورتی، اور سردی و گرمی سے بچاؤ، اور ستر پوشی وغیرہ شامل ہے.

جب اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں پر بطور احسان و انعام لباس پیدا کرنے کا ذکر کیا ہے کہ وہ اس لباس سے اپنی ستر پوشی کرتے ہیں، تو اللہ تعالی نے یہاں ایك اور لباس پر بھی متنبہ کیا ہے کہ جو اس لباس سے بھی بڑھ کر ہے اور وہ تقوی و پرہیزگاری کا لباس ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرمگاہوں کو بھی چھپاتا ہے، اور موجب زینت بھی ہے، اور تقوے کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے، یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہے تا کہ یہ لوگ یاد رکھیں

اے اولاد آدم ! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے باہر نکلوا دیا تھا، ایسی حالت میں ان کا لباس بھی اتروا دیا تا کہ وہ ان کو ان کی شرمگاہیں دکھائے، وہ اور اس کا لشکر تمہیں ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو، ہم نے شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے الاعراف (26 ـ 27).

شیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" پھر اللہ تعالی نے ان پر بطور احسان اور انعام اس ضروری لباس کو ذکر کیا جو انہیں اچھا لگتا ہے، اور وہ لباس جس سے مقصود خوبصورتی و جمال ہے، اور اسی طرح سب اشیاء مثلا کھانا پینا، اور سواریاں، اور نکاح وغیرہ، اللہ سبحانہ و تعالی نے بندوں کے لیے ان کی ضروریات آسان کی ہیں، اور اسے پورا کرنے والا ہے، اور ان کے لیے بیان کیا ہے کہ یہ بالذات مقصود نہیں، بلکہ اللہ تعالی نے تو اسے اس لیے پیدا کیا ہے تا کہ وہ ان کے لیے عبادت و تقوی اور اللہ کی اطاعت میں ممد و معاون ہو، اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا:

اور تقوے کا لباس اس سے بڑھ کر ہے .

یہ حسی لباس میں سے ہے، کیونکہ تقوے کا لباس بندے کے ساتھ مستقل رہتا ہے، نہ تو بوسیدہ ہوتا ہے اور نہ ہی پرانا، اور یہ دل اور روح کی خوبصورتی و جمال ہے.

اور ظاہری لباس کی غرض و غایت بعض اوقات ظاہری ستر پوشی ہے، یا پھر انسان کے لیے خوبصورتی و جمال ہے، اس کے علاوہ اس میں کوئی نفع نہیں.

اس لباس کی عدم موجودگی فرض کریں تو ظاہری شرمگاہ ننگی ہو جائیگی جسے ضرورت کے ساتھ ظاہر کرنےمیں کوئی ضرر نہیں.

لیکن تقوے کے لباس کی عدم موجودگی باطنی ستر کو ظاہر کر دیتی ہے، اور اس سے ذلت و رسوائی حاصل ہوتی ہے.

اور فرمان باری تعالی:

یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہے تا کہ وہ یاد رکھیں اور نصیحت حاصل کریں .

یعنی: یہ مذکورہ لباس جسے تم یاد کرتے ہو جو تمہیں نفع و فائدہ بھی دیتا ہے اور ضرر بھی، اور تم ظاہری لباس سے باطن پر استعانت لیتے ہو "

دیکھیں: تفسیر السعدی صفحہ نمبر (248).

واللہ اعلم .